بڑھتا دکھائی دیتا ہے۔ رجحان میں تبدیلی پر موجودہ پوپ کو بھی سراہا جا رہا ہے۔

جان پال دوم پہلے پوپ ہیں جنھوں نے اسرائیل کا ذکر نام لے کر کیا ہے۔ وہ پہلے پوپ ہیں جنھوں نے ایک اجتماعی عقوبت خانے (Concentration Camp) کا دورہ کیا ہے۔ یہودیوں کے قتل عام (Holocaust) کو جسے اُنھوں نے پولینڈ میں بہت قریب سے دیکھا ہے، وہ کس طرح سمجھتے ہیں، اس کا اظہار اس بات سے ہوتا ہے کہ وہ اس کا ذکر اس کے عبرانی نام "شوش" سے کرتے ہیں۔

صدیوں کی عداوت، تنازعے اور ایذا رسانی کے بعد گذشتہ ۳۰ سالوں میں کیتھولک - یہود تعلقات میں اہم پیش رفت ہوئی ہے۔ ۱۹۹۰ء میں پولینڈ میں بشپوں نے یہود سے معاف کر دینے کی درخواست کی اور اس سال کارڈینل کیسیڈی (پراگ میں بین المذاہب کانفرنس کے کیتھولک رہنما) نے کیتھولک چرچ کے لیے توبہ کی ضرورت پر زور دیا۔

بالٹی مور میں ایک بین المذاہب اجلاس میں رجائیت پسندی کی اس لہر کو مزید تقویت حاصل ہوئی، جب یہودیوں کے ساتھ مذہبی تعلقات کے لیے ہولی سی کے قائم کردہ کمیشن نے اسرائیل کے ساتھ سفارتی تعلقات میں پیش رفت کے لیے کہا۔

تاہم اسرائیلی سفارت کار نہایت تحمل سے کام لے رہے ہیں کہ مکمل سفارتی تعلقات کب استوار ہوں گے۔

# افریقہ

## سوڈان: امن کانفرنس - ابوجہ کا مشترکہ اعلامیہ

سوڈان کے تنازعے کے فریق -- حکومت سوڈان اور سوڈانیز پیپلز لبریشن موومنٹ / سوڈانیز پیپلز لبریشن آرمی -- کے درمیان صدر ابراہیم بابن گیڈا کی کوششوں سے ابوجہ (نائجیریا) میں ۲۶ مئی تا ۴ جون ۱۹۹۲ء ملاقات ہوئی۔

۱۔ تنازعے کے تمام فریق اس امر پر متفق ہیں کہ رواں تنازعہ صرف پُرامن بات چیت سے ہی حل ہو سکتا ہے۔ اس لیے تمام فریق صدر بابن گیڈا کے تعاون سے اپنی بات چیت جاری رکھیں گے، چاہے صدر بابن گیڈا "تنظیم برائے اتحاد افریقہ" (Organization of African Unity) کے چیئر مین نہ بھی رہیں تاکہ ابوجہ کی ملاقات میں حاصل شدہ فوائد کی بنیاد پر آگے بڑھا جا سکے۔

۲۔ تنازعے کے فریق تسلیم کرتے ہیں کہ سوڈان کثیر مذہبی، کثیر ثقافتی، کثیر لسانی اور کثیر نسلی

ملک ہے۔ وہ سوڈان کی رنگا رنگی سے آگاہ ہیں اور نائجیریا کی طرح [ثقافتی و مذہبی ] رنگا رنگی کو ترقی دیتے ہوئے موجودہ صورتِ حال سے عہدہ برآ ہونے کے لیے کسی سیاسی نظام کی خاطر کام کی ضرورت تسلیم کرتے ہیں۔

۳۔ تمام فریق عبوری نظام طے کرنے کے لیے باہم تعاون پر متفق ہیں۔ اس عبوری انتظام کا مقصد یہ ہے کہ سوڈان کے تمام مشمولہ علاقوں میں اعتماد بحال ہو، اُن کے خدشات دور ہوں، اختیارات کی تقسیم یقینی ہو جائے اور مشمولہ علاقوں کو نسبتاً امن اور سلامتی کے ماحول میں ترقی کے مواقع حاصل ہوں۔ تاہم فریق اس بات پر بھی رضامند ہیں کہ عبوری انتظام کی شکل اور کردار کے سلسلے میں اپنے اعلیٰ رہنماؤں سے صلاح مشورہ کر سکیں نیز اس کے بعد متعلقہ لوگوں کی خواہشات دریافت کر سکیں۔

۴۔ تنازعے کے جملہ فریق قومی دولت کی منصفانہ تقسیم (Sharing) کی ضرورت تسلیم کرتے ہیں۔ اس مقصد کے حصول کے لیے طے پایا ہے کہ عبوری انتظام میں ایک Revenue Allocation Commission کا قیام شامل ہوگا۔ یہ کمیشن ملک کے مشمولہ حصوں کے درمیان دولت کی منصفانہ تقسیم کا کام کرے گا۔

۵۔ تنازعے کے فریق تسلیم کرتے ہیں کہ جنگ سوڈان کے Infra - Structure کو تباہ کرنے اور خاندانوں کو گھر سے بے گھر کرنے کا باعث بنی ہے۔ حکومت سوڈان اور عبوری انتظامیہ، عبوری دور میں، بین الاقوامی برادری (International Community) کی خوشنودی کے ساتھ جنگ سے تباہ شدہ علاقوں کی تعمیر نو نیز جنگ اور قحط سے بے گھر ہونے والے مہاجرین کی آبادکاری کا کام پوری قوت سے شروع کرے گی۔

۶۔ تنازعے کے فریق متفق ہیں کہ وہ ان کوششوں میں تعاون کریں گے جن کا مقصد مسلسل بات چیت کے لیے سازگار ماحول پیدا کرنا ہے۔

۷۔ تنازعے کے فریق دوبارہ ملاقات کرنے پر رضامند ہیں۔ وقت اور جگہ کا تعیّن نائجیریا کی جانب سے کیا جائے گا۔ ملاقات میں عبوری دور کے لیے سیاسی انتظام کے سوال پر غور و فکر کیا جائے گا۔

۸۔ "امن کانفرنس" بلانے کے اقدام پر تنازعے کے فریق صدر بابن گیڈا کے شکر گزار ہیں، وہ نائجیریا کے عوام کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں جنھوں نے میزبانی کے فرائض انجام دیے۔

**وفد حکومت سوڈان**

۱۔ ہز ایکسیلینسی محمد امین الخلیفہ، اسپیکر عبوری قومی اسمبلی

۲۔ ہز ایکسیلینسی بریگیڈیر جارج کونگور، گورنر ریاست بحرالغزال

۳۔ ہز ایکسلینسی ڈاکٹر حسین سلیمان ابوصالح، وزیر سماجی بہبود و ترقی

### وفد سوڈانیز پیپلز لبریشن موومنٹ/سوڈانیز پیپلز لبریشن آرمی

۱۔ کمانڈر ولیم نایون بانی (قائد وفد)
۲۔ کمانڈر ڈاکٹر لام اکول عجاون (نائب قائد وفد)
۳۔ جناب علی جاہ ملوک ڈینگ (سیکرٹری وفد)

### حکومت نائجیریا کے نمائندے

۱۔ ڈاکٹر ٹونچی اوللن گنچو، اعزازی وزیر امور داخلہ
۲۔ کرنل لوان گوادیبے (ایل۔ جی۔ سی)
۳۔ سفیر اوگوسانو (تنازعہ سوڈان کے لیے خصوصی صدارتی نمائندہ)
(رپورٹ: سوڈان نیوز بحوالہ ماہنامہ "فوکس"۔ لیسٹر)

## ایشیا

### انڈونیشیا: ایک کیتھولک رہنما کی مسلمانوں کے ساتھ مزید مکالمے کی اپیل

ایک ماہرِ اسلامیات کا خیال ہے کہ [مسلمانوں میں] مذہبی بیداری اور ایمان کی سطحیت کیتھولک مسیحیوں کے لیے ایک چیلنج پیش کرتی ہے کہ وہ مسلمانوں کے ساتھ مکالمے میں شامل ہوں۔

Divine World [کلام الہٰی] کے فادر فلپس ٹیول نے کہا کہ "ماضی میں ہم نے ایک دوسرے کے خلاف جو بے انصافیاں کی ہیں، ان سے ہمیں دوبارہ آگاہی حاصل کرنی چاہیے۔ ہم باہمی تعصبات کو فراموش کر دیں اور ایک دوسرے کی مذہبی تعلیمات کی تفہیم کو عام کریں۔" فادر ٹیول پوپ جان پال دوم کے گشتی فرمان -- "مخلصی دینے والے کا مشن" (Redem Ptoris Missio) کے مطابق مسلمانوں سے مکالمے کے موضوع پر ایک سیمینار میں گفتگو کر رہے تھے۔

سیمینار کا اہتمام تنظیم "کلام الہٰی" کے زیر اہتمام چلنے والی سینٹ پال میجر سیمنری (لیڈ ار یرو فلورز) کے ۵۵ سال پورے ہونے پر کیا گیا تھا۔ (۱۷ جنوری) ان کے الفاظ میں "انڈونیشیا میں کیتھولکوں اور مسلمانوں کے درمیان مکالمے کو اس لیے بھی عملی جامہ پہنانا چاہیے کہ ریاست کی